مرثیہ: ۱۲

درحال حضرت حر علیہ السلام

مطلع

کیا شرف مجھ کو ثنا خوانیٔ سرور سے ملے

تعداد بند: ۱۳۴

غازی آباد--۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ

۴ نومبر ۱۹۲۵ء

www.emarsiya.com

۱
کیا شرف مجھ کو ثناخوانئ سرور سے ملے یہ گہر فیض کے لختِ دلِ حیدر سے ملے
رتبے کونین میں کس کو نہیں اس گھر سے ملے انبیا کو دُرِ مقصود اسی در سے ملے
وقتِ آفت میں غلاموں کی سپر ہیں تو یہ ہیں
بعد اللہ کے فیاض اگر ہیں تو یہ ہیں

۲
فیض ہے ابرِ بہاری کی طرح عام ان کا ہے ہر اک درد کی دنیا میں دوا نام ان کا
کون عالم میں نہیں موردِ انعام ان کا خلق کی عقدہ کشائی ہے سدا کام ان کا
معذرت سنتے ہیں خوش ہو کے خطا کاروں کی
عفو کر دیتے ہیں تقصیر گنہگاروں کی

۳
بند جس دن سے ہوا تھا شہ کونین پہ آب سوزِ غم سے تھا جگر حُرِ دلاور کا کباب
صلح کا جب سے ملا تھا شہ والا کو جواب فرط اندوہ سے تھا اور سوا بے خور و خواب
دل جو اندیشۂ انجام سے گھبراتا تھا
آپ ہی آپ بدن سرد ہوا جاتا تھا

۴
شام سے تھا شبِ عاشورِ محرم کو یہ حال رخ کبھی غم سے ہوا زرد کبھی غیظ سے لال
ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں دلِ غمدیدہ نڈھال چشم و ابرو سے عیاں کثرتِ اندوہ و ملال
اپنی کہتا تھا نہ کچھ دوسرے کی سنتا تھا
ہاتھ ملتا تھا کبھی اور کبھی سر دھنتا تھا

۵
چھوڑ کر فرش کو بہتا تھا وہ بالائے زمیں طبعِ آشفتۂ قلق دل پہ، طبیعت غمگیں
پسرِ سعد کے کردار سے مغموم و حزیں خشمگیں، غمزدہ، انگشت بہ لب، چیں بہ جبیں
ساغرِ دیدۂ نمناک چھلک پڑتے تھے
اشک بیساختہ آنکھوں سے ٹپک پڑتے تھے

www.emarsiya.com

٦

زیرِ زانو تھی سپر قبضۂ شمشیر پہ ہات   کر کے نفریں پسر سعد پہ کہتا تھا یہ بات
لا کے بیدیں نے کس آفت میں پھنسایا ہیہات   کل لڑے گا پسرِ فاطمہؑ سے یہ بد ذات

اولِ صبح سے تیار رسالے ہوں گے
٧ قتل کل فاطمہؑ کی گود کے پالے ہوں گے

ظلم زنہار نہیں صاحبِ ایماں پہ روا   نہ کہ شبیر جگر بندِ رسولِ دوسرا
نوکری چھوڑ دوں یا جان کروں شہ پہ فدا   عقل کو سخت تحیر ہے کروں آج میں کیا

دل پہ یہ غم نہیں واللہ اٹھانا ممکن
٨ متحیر ہوں نہ رہنا ہے نہ جانا ممکن

دین دنیا کے لئے کر نہیں سکتا میں تباہ   پھیروں آنکھ اُس سے جو ہے فاطمہ کا نورِ نگاہ
رنج دوں اُس کو جو کونین کا ہے شاہنشاہ   پڑھ بھی لاحول ولاقوۃ اِلاّ باللہ

ہو اگر حاکمِ غدار کی ناراضی ہو
٩ کام وہ چاہیے جس میں کہ خدا راضی ہو

کہہ کے یہ بھائی کو دی حرؑ دلاور نے صدا   وہ جب آیا تو قریب اپنے بیٹھا کر یہ کہا
کچھ خبر ہے تجھے اے پیش روِ راہِ وفا   کن غریبوں سے ہے کل صبح کو درپیش وغا

جانتا ہے کہ نہیں، کون یہ مہ پارے ہیں
١٠ حیدر و فاطمہ کی آنکھ کے یہ تارے ہیں

جدا انہیں غم کے اسیروں کا ہے، آقا تیرا   اُن کے فرزند ہیں یہ جو کہ ہے مولا تیرا
مجھ کو معلوم ہے جو کچھ ہے عقیدہ تیرا   صاف کر مجھ سے بیاں کیا ہے ارادہ تیرا

جنگ منظور ہے یا صلح دل افگاروں سے
قصد کس امر کا ہے فاطمہ کے پیاروں سے

www.emarsiya.com

۱۱

عرض کی بھائی نے سن کر یہ غم انگیز بیاں   تین دن گذرے ہیں تشویش میں مجھ کو یکساں
بند جس روز سے سادات پہ ہے آبِ رواں   دل مرا ماہئ بے آب کی صورت ہے تپاں
نہ تو نیند آتی ہے مجھ کو نہ غذا کھاتا ہوں
سوز سے شمع کی مانند گھلا جاتا ہوں ۱۲

خواب میں بھی ہمیں واللہ نہ تھا اس کا خیال   پسرِ سعد سا ہو گا نہ کوئی بد اعمال
پاس اس کا نہیں کن لوگوں سے ہے عزمِ جدال   کیا یہ مظلوم نہیں احمدِ مختار کا لال
سہل سمجھا ہے ستمگار ستانا ان کا
بخدا سیدِ لولاک ہے نانا ان کا ۱۳

جاں بلب پیاس کے صدمہ سے ہیں سب نیک نہاد   میں نے خود کانوں سے بچوں کی سنی ہے فریاد
ظلم زیبا نہیں کفار پہ بھی حد سے زیاد   یہ تو وہ بندے ہیں جن سے ہے خدائی آباد
یہ رہِ حق سے جدا ہیں نہ رہِ حق ان سے
خلق مین دینِ الٰہی کی ہے رونق ان سے ۱۴

پسرِ سعد کو اس درجہ بغاوت کا ہے جوش   اس پہ مغرور ہے شاید کہ قوی ہے تن و توش
آپ کے پاس ادب سے ہوں میں واللہ خموش   ورنہ اک حملہ میں ظالم کے اڑا دوں ابھی ہوش
واجب القتل جہاں میں بخدا ہے یہ شقی
دشمنِ آلِ رسول دوسرا ہے یہ شقی ۱۵

اس اولوالعزم سے ہے طالبِ بیعت یہ دَنی   دی ہے خالق نے جسے قوتِ خیبر شکنی
پیاس کے صدمہ سے گو دم پہ ہے بیکس کے بنی   پر یہی شیر ہے تلوار کا عالم میں دھنی
یہ سفاہت کی روش مردِ معمر ہو کر
عقل جاتی رہی سر کردۂ لشکر ہو کر

www.emarsiya.com

١٦

کثرتِ فوج پہ بے جا ہے ستمگر کو غرور　　ان سے سر بر کوئی انساں ہو یہ ہے عقل سے دور
وارثِ زورِ یداللہ ہیں شاہِ جمہود　　بہرِ بیعت کوئی مجبور کرے کیا مقدور
ابتر اس فوج کا ایک ایک رسالا کر دیں
١٧ وہ بگڑ جائیں تو دنیا تہہ و بالا کر دیں

دلبرِ حیدرِ کرار سے آساں نہیں جنگ　　ابھی دیکھے نہیں ظالم نے جہاں کے نیرنگ
یہ وہ ہیں پشتِ فرس پر جو چڑھیں کھینچ کے تنگ　　آنِ واحد میں کریں وسعتِ کونین کو تنگ
ان کی تلوار اگر کھینچ کے زمیں تک پہنچے
١٨ موجۂ خونِ عدو چرخِ بریں تک پہنچے

خیر اس وقت مناسب نہیں تقریر کو طول　　گفتگو چاہیے وہ جس سے کہ مقصد ہو حصول
عزم میرا تو یہ ہے آپ ہوں خوش دل کہ ملول　　صبح کو جا کے کروں بیعتِ فرزندِ رسول
اوجِ عزت نہ مجھے قدرِ گرامی منظور
١٩ دستگیرِ دو جہاں کی ہے غلامی منظور

ایک دن خلق سے کرنا ہے سفر آخرِ کار　　جا کے سر کیوں نہ کروں شاہ کے قدموں پہ نثار
جاں نثاروں میں شہ دیں کے ہو میرا بھی شمار　　ہاتھ آئے مجھے فردوسِ بریں کا گلزار
کوئی ناراض ہو اس فعل سے یا راضی ہو
٢٠ چاہتا ہوں کہ نبیؐ خوش ہوں خدا راضی ہو

تا قیامت رہے میرا بھی جہاں میں مذکور　　ذرے سے مہر بنوں خار سے گل نار سے نور
گامِ اول میں کروں طے سفرِ گلشنِ حور　　دستِ غلماں سے پیوں ساغرِ صہبائے طہور
رختِ دیبائے جناں خلد میں جا کر پہنوں
پیرہن چشمۂ کوثر میں نہا کر پہنوں

www.emarsiya.com

۲۱
تجھ کو جس راہ سے چلنے میں ہے عجلت پہ نظر خیر اس امر کا زنہار نہیں مجھ کو خطر
قید کر لے مجھے کیا مال ہے یہ لشکرِ شر تیغ کھینچوں تو زمانہ ہو ابھی زیر و زبر
بند مقتولوں کے انبار سے رستے ہو جائیں
غرقِ خوں یک قلم اسواروں کے دستے ہو جائیں

۲۲
باوفا عبد نے آقا کے سنے جب یہ کلام عرض کی حر سے کہ اے فخرِ شجاعانِ انام
رائے میری تو یہ ہے گو کہ ہوں ناچیز غلام چلیے جھگڑے کو بھی طے کرتے ہوئے سوئے امام
کچھ تو حاکم کو سزا کبر کی دیتے چلیے
پسرِ سعد کا سر کاٹ کے لیتے چلیے

۲۳
مرحبا کہہ کے دیا حر نے یہ خادم کو جواب رائے تیری ہے بلا شبہ و شک عینِ ثواب
لیکن اس بات میں تاخیر ہے بہتر نہ شتاب ڈر ہے مسدود نہ ہو جائے کہیں صلح کا باب
صاحبِ فہم ہے عاقل ہے جہاں دیدہ ہے
پھر یہ ملعون کہیں شمر سے سنجیدہ ہے

۲۴
واقفِ سرِ امامت ہیں شہِ عرش مقام قتل بے دیں کا مناسب ہے پس از اذنِ امام
پہلے واجب ہے قدم بوسیٔ سلطانِ انام سہل ہو جائے وہ مشکل تو پھر آساں ہے یہ کام
زندگی چاہیے پھر رد و بدل کر لیں گے
ناخنِ تیغ سے اس عقدہ کو حل کر لیں گے

۲۵
جب سرِ چرخ ہوئے صبح کے ظاہر آثار لے کے انگڑائی ہوا خواب سے سبزہ بیدار
نو عروسانِ چمن کا وہ گلستاں میں نکھار وہ درختوں کی گھنی چھاؤں وہ پھولوں کی بہار
ہر طرف فیضِ نسیمِ سحری جاری ہے
لاجوردی ہے کوئی گل کوئی زنگاری ہے

www.emarsiya.com

۲۶

یادِ معبود میں طاہر بھی ہیں سب نغمہ سرا   شورِ بلبل ہے کسی جا کہیں پیہو کی صدا
ہر طرف پھرتی ہے اترائی ہوئی بادِ صبا   وہ شفق چرخ پہ پھولی ہوئی ہر سو وہ فضا
سبزہ صحرا کا نیا لطف یہ دکھلاتا ہے
فرش اطلس کا بیاباں میں نظر آتا ہے ۲۷

شاخیں سرسبز ہر اک نخلِ بیاباں شاداب   پتہ پتہ چمنستانِ جناں کا ہے جواب
وہ ہوا سرد وہ خوبانِ گلستاں کا شباب   لیے پھرتی ہے صبا لخلخۂ مشک و گلاب
واہ کیا نخل تھے کیا پھول تھے کیا پتے تھے
تختیاں صاف زمرد کی تھیں یا چھتے تھے ۲۸

وہ فضا باغ کی وہ پٹریوں کی گل کاری   یاں گلِ سرخ اگر ہیں تو وہاں زنگاری
جھومنا نخلوں کا وہ وجد میں باری باری   صورتِ چشمۂ تسنیم وہ نہریں جاری
لطف وہ باغوں میں فردوسِ معلا کی طرح
جوش نزہت کا وہ بہتے ہوئے دریا کی طرح ۲۹

وہ مہک پھولوں کی نہریں وہ رواں چارطرف   وقت وہ صبح کا تازہ وہ سماں چار طرف
وہ بہارِ چمنستان جہاں چار طرف   دشت میں قدرتِ یزداں کا نشاں چارطرف
چشم حیراں میں سمایا وہ سماں ہے اب تک
دیکھ لو دیدۂ نرگس نگراں ہے اب تک ۳۰

نخل پھولے ہوئے، تھالوں میں گلوں کے انبار   بیلیں وہ پھیلی ہوئیں طائروں کی وہ چہکار
گہنا پہنے ہوئے پھولوں کا وہ گلشن کہ نگار   شور وہ بلبلوں کا، وہ روشیں وہ اشجار
شانِ پرواز جدا لحن جدا رنگ جدا
ایک کے زمزمہ سے دوسرے کا ڈھنگ جدا

www.emarsiya.com

۳۱

ناگہاں حُرِ جرّی خیمہ سے نکلا باہر   افقِ چرخ پہ کی جانبِ مشرق جو نظر
خطِ ابیض کے دکھائی دیئے صاف اُس کو اثر   جا کے سجادے پہ بیٹھا حُرِ فرخندہ سیر

پڑھ کے اورادِ سحر طاعتِ رب کرنے لگا
عافیت آلِ پیمبرؐ کی طلب کرنے لگا ۳۲

تھا ابھی سجدۂ معبود میں با عجز و نیاز   آئی جو گوشِ دلاور میں اذاں کی آواز
بعدِ تجدیدِ وضو حر نے پڑھی اٹھ کے نماز   کی دعا خالقِ عالم سے کہ اے بندہ نواز

وہ کرم کر کہ جہاں میں مری عزت رہ جائے
حر کا یہ سر نہ رہے خلق میں حرمت رہ جائے ۳۳

خوبیٔ بخت کرے راہ نمائی میری   خدمتِ سبطِ نبی میں ہو رسائی میری
ناخنِ عفو کرے عقدہ کشائی میری   قیدِ ہستی سے بہ راحت ہو رہائی میری

طورِ سینا ہو یہ تنویر میں سینہ میرا
جا لگے ساحلِ جنت سے سفینہ میرا ۳۴

یہ دعا مانگ کے سجادے سے اٹھا دیندار   ساغرِ چشم میں بیداریٔ شب کا تھا خمار
حکم خادم کو دیا سج کے بدن پر ہتھیار   جلد اصطبل میں ہو اسپ صبا دم تیار

جائز اس وقت گھڑی بھر نہیں دوری مجھ کو
کچھ بنِ سعد سے کہنا ہے ضروری مجھ کو ۳۵

ناگہاں چرخِ بریں پر شہِ خاور نکلا   خون چہرے پہ ملے مہرِ منور نکلا
ماہِ زہراؑ کی مصیبت میں کھلے سر نکلا   نورِ عُسرت سے تہی صورتِ ساغر نکلا

تھے جو سادات کے آثارِ تباہی پیدا
دھوپ کے رنگ سے تھی شب کی سیاہی پیدا

www.emarsiya.com

۳۶
کس قیامت کی غم انگیز تھی صبحِ عاشور   روے زنگی کی طرح مہر مبیں تھا بے نور
نہ ہواؤں میں تھی برودت نہ دلوں میں وہ سرور   آشیانوں میں تحیر سے تھے پر بستہ طیور
گرم صر صر کی طرح بادِ صبا چلتی تھی
تیر چلتے تھے کہ صحرا میں ہوا چلتی تھی

۳۷
آسماں سے سیہ و سرخ برستا تھا غبار   روح پر کرب سے تھا ہر تنِ خاکی میں فشار
متصل قلب کے جلنے سے جو اٹھتے تھے بخار   تھے شرر ریز نفس ماہیوں کے صاعقہ دار
دل حبابوں کا جو صدمہ سے تہہ و بالا تھا
بوریا موج کا دریا نے اٹھا ڈالا تھا

۳۸
قلزمِ دیں میں تلاطم تھا جو ہونے والا   غم نے ڈالا تھا نہنگوں کے جگر میں چھالا
چادرِ آب کا یوں رنگ ہوا تھا کالا   جس طرح کھیت کے سبزہ کو جلا دے پالا
موجیں تھیں تیغ کی صورت تہہ گرداں جاری
چشمِ گرداب سے تھا اشک کا جیحوں جاری

۳۹
ہاں پھر اے دستِ قلم شعبدہ کاری دکھلا   دستِ بہزاد کی پھر نقش نگاری دکھلا
ہاں پھر اے حسنِ بیاں قدرتِ باری دکھلا   چشمۂ نور ہر اک لفظ سے جاری دکھلا
کھل گیا غنچۂ دل بادِ بہاری آئی
حرؑ برآمد ہوا خیمہ سے سواری آئی

۴۰
اللہ اللہ زہے شوکتِ شاہانۂ حرؑ   تھی بلندی میں فلک ہمتِ مردانۂ حرؑ
عندلیبوں کی زبانوں پہ ہے افسانۂ حرؑ   آسماں اوج میں ہے رفعتِ کاشانۂ حرؑ
راحتِ جانِ محمد کا طلب گار ہے یہ
ناصرِ دینِ خدا غازی و جرار ہے یہ

www.emarsiya.com

۴۱

ہاں کمیتِ قلم اے اشہبِ دریا رفتار   دیکھ ہشیار ہو اب راہ ہے دشوار گذار
حر ہوا پشت پہ شبدیزِ صبا دم کے سوار   شمرِ غدار سے آشفتہ ہے طبعِ جرار
غیظ غازی کو بنِ سعدِ سیہ رو پر ہے
خون آنکھوں سے ٹپکتا ہے بل ابرو پر ہے ۴۲

پشت پر بھائی ہے بھائی کے برابر ہے پسر   خادمِ خاص جلو میں ہے لئے تیغ و سپر
اُس طرف جمع ہیں دربار میں سارے افسر   دیر سے منتظرِ حرِّ دلاور ہے عمر
اسلحے جنگ کے تقسیم کیے جاتے ہیں
مورچے فوج کے ترتیب دئے جاتے ہیں ۴۳

شمر جھک کر پسرِ سعد سے کرتا ہے بیاں   گو کہ ہیں پیشِ نظر فتح و ظفر کے ساماں
کمریں باندھے ہوئے جنگ پہ ہیں پیرو جواں   حرّ کی جانب سے مگر خوف ہے مجھ کو ہر آں
روز و شب غم میں ہے بستر سے سروکار اُسے
تین دن گذرے ہیں چھوڑے ہوئے دربار اُسے ۴۴

متصل لوگ یہی دیتے ہیں آ آ کے خبر   بند جس روز سے پانی ہے شہہ والا پر
غم و اندوہ میں گذرے ہیں اُسے آٹھ پہر   بھائی حیران ہے مغموم و مشوش ہے پسر
یا دعا مانگی ہے اس عرصہ میں یا رویا ہے
سیر ہو کر نہ غذا کھائی ہے، نہ سویا ہے ۴۵

راز کھلتا نہیں کیوں غم سے ہے ایسا رنجور   کچھ کہے منہ سے تو معلوم ہو کیا ہے منظور
بے تکلف اُسے آتے ہوئے اب تیرے حضور   جنگ میں آلِ نبی سے متردد ہے ضرور
چین لینے نہیں دیتا ہے دلِ ریش اُسے
ہے اسی بات میں دونوں سے پس و پیش اُسے

www.emarsiya.com

۴۶

تیرے محکوم ہیں اس فوج کے سارے سردار   ان سے اس امر کا ہے واجب و لازم اظہار
دیکھ کیا رائے تجھے دیتے ہیں وہ آخر کار   حر کے بارے میں تغافل نہیں جائز زنہار
وہ بگڑ جائے تو فتنہ ابھی برپا ہو جائے
ڈر مجھے ہے کہیں آپس میں نہ جھگڑا ہو جائے ۴۷

رائے میری تو یہ ہے تو جو کرے اُس پہ عمل   تیرے ہمراہ جو رہتے ہیں سوار اور پیدل
جائیں فی الفور توقف کا نہیں کوئی محل   قید کر لائیں کسی حیلہ سے بے جنگ و جدل
خود ملاقات نہ کر کوئی بہانا کر دے
بیڑیاں ڈال کے کوفہ کو روانا کر دے ۴۸

عمر و شمر میں ہوتی تھیں یہ باتیں باہم   در پہ بے چوبہ کے پہنچا جو حرِّ نیک شیم
روک کر اسپ کو اترا صفتِ ابرِ کرم   طبع کی بدمزگی سے تھی عیاں کثرتِ غم
چہرے سے صورتِ اندوہ و تعب تھی ظاہر
آنکھ کے رنگ سے بیداریٔ شب تھی ظاہر ۴۹

تذکرہ تھا یہی باہم عمر و شمر میں یاں   کہ وہاں خیمہ میں داخل ہوا وہ شیرِ ژیاں
سایہ وار، ابن و اخ و عبد تھے ہمراہ رواں   شمر سمجھا کہ مناسب ہے کنارا اس آں
بحث میں تن سے جدا ہو نہ کہیں سر تیرا
بیٹھنا اب نہیں دربار میں بہتر تیرا ۵۰

واں سے وہ شوم اٹھا حرِّ جری بیٹھ گیا   پسرِ سعدِ ستمگر نے یہ غازی سے کہا
آج دربار میں کیوں تیسرے دن تو آیا   مجھ سے تو صاف یہ کہہ دے تجھے منظور ہے کیا
کام کے وقت بھی آرام کی خو کرتا ہے
نوکری نام اسی کا ہے جو تو کرتا ہے

www.emarsiya.com

۵۱

جائزے سے نہ غرض اور نہ رسالے کی خبر   استراحت سے تری کام ہے سارا ابتر
تجھ کو مطلق نہیں حاکم کی اطاعت پہ نظر   مجھ پہ کھلتا نہیں کس عزم پہ باندھی ہے کمر
نام کٹ جائے گا دفتر سے پریشاں ہو گا
یاد رکھ خیرہ سری کر کے پشیماں ہو گا   ۵۲

روز لکھتے ہیں یہاں کی خبر اخبار نویس   کوفہ کو جاتے ہیں ہر صبح کو قاصد دس بیس
حالِ لشکر سے بہ تفصیل ہے آگاہ رئیس   مکر میں کید میں ہے ابنِ زیاد اک ابلیس
سن چکا ہو گا فسانہ تری مجہولی کا
کیا عجب راہ میں فرمان ہو معزولی کا   ۵۳

آج کچھ رات رہے سے میں ہوا ہوں بیدار   جمع پچھلے سے مرے پاس ہیں سارے سردار
اولِ صبح سے ہیں خاص رسالے تیار   بوق و دف کی ہے ندا اور نقیبوں کی پکار
سن کے یہ شور ہر اک عاقل و دانا جاگا
آنکھ تیری نہ کھلی سارا زمانا جاگا   ۵۴

جا چکی مورچہ بندی کے لئے جبکہ سپاہ   دھیان جب جنگ کا آیا تجھے ماشاء اللہ
رات کی نیند سے شیریں ہے کہیں خوابِ پگاہ   کیا ضرورت تھی ابھی اٹھنے کی اے صاحبِ جاہ
تعب راہ نہ زنہار اٹھایا ہوتا
تھا مناسب کہ پس از معرکہ آیا ہوتا   ۵۵

خیر زندہ ہوں تو جس وقت ہوئی ختم جدال   ہو چکا گلشنِ اولادِ پیمبر پامال
عصر کو لوٹ کے فرزندِ نبی کا زر و مال   من وعن لکھوں گا سب تیرے تمرد کا حال
سن چکے پیر و جواں ساری حکایت تیری
خود قلمبند کروں گا میں شکایت تیری

www.emarsiya.com

۵۶
سرکشی حد سے زیادہ نہیں انساں کو روا کہہ دوں جلاد سے سر کاٹ لے تن سے تیرا
افسری پر ہے رسالے کی نہایت غرا بھیج دوں قید میں کوفہ کی طرف دے کے سزا
حکم دیدوں کہ نکل جائیں ابھی بل تیرے
باندھ لیں ہاتھ پسِ پشت سے پیدل تیرے

۵۷
حرؑ پکارا کہ عبث ہے تری تقریر فضول بس زباں روک زیادہ نہ بہک راہ نہ بھول
سخنِ کبر میں اللہ یہ تاکید یہ طول کھینچ لوں گا ابھی گدی سے زباں نامعقول
وعدۂ عمر کو تیرے ابھی ابتر کردوں
اک اشارے میں جداتن سے ترا سر کردوں

۵۸
تو بھلا قید کرے گا مجھے او زشت عمل مئے دوشینہ کا باقی ہے ترے سر میں خلل
نشۂ کبر سے اتنا نہ بہک او اجہل قاطعِ نخلِ بقاہے مری تلوار کا پھل
شر رہے گا نہ زمانے میں شرارت تیری
صورتِ نقش مٹا دوں گا امارت تیری

۵۹
نوکری پر نہ ڈرانا مجھے او نا ہنجار واجب القتل ہے تو اور ترے سب سردار
تجھ سے نالاں ہیں جگر بندِ رسولِ مختار ہیں ترے نام سے محبوبِؐ الٰہی بیزار
فاسق و فاجر و بیدین و بد ایمان ہے تو
سخت مکار ہے تو بندۂ شیطان ہے تو

۶۰
جو زمانے میں کرے آلِ پیمبر سے عناد نوکری کفر ہے اس کی بخدا وجہِ عباد
صاف کہتا ہوں یزید اس میں ہو یا ابن زیاد دونوں شاگرد ہیں ابلیس کے اور تو استاد
کفر سے بھی کہیں بڑھ کر ہے رفاقت تیری
شرک ہے میرے عقیدہ میں تو شرکت تیری

www.emarsiya.com

۶۱

قتلِ سادات میں اصلا نہیں تجھ کو پس وپیش ہمہ تن شرِ مجسم ہیں ترے خیر اندیش
قول میرا یہ ہے بیگانے ہوں دنیا میں کہ خویش زوف اُن لوگوں پہ جن کا ہے یہ آئین یہ کیش
ان کا دشمن ہے رسولِ عربی کا دشمن
دشمن اللہ کا ہے آلِ نبی کا دشمن

۶۲

لے سن اب صاف کہے دیتا ہوں او بد انجام میں تہہِ دل سے ہوں لختِ دلِ زہراؑ کا غلام
آب و گل میں ہے مرے الفتِ ساداتِ کرام ورد میرا ہے پس از نامِ خدا ان کا نام
ناپسندیدہ ہر اک راہ ہے اس راہ کے بعد
بندہ ان کے درِ دولت کا ہوں اللہ کے بعد

۶۳

مَۓ عشقِ شہ والا نے کیا ہے مخمور آج کیا روزِ ازل سے تھا اسی نشہ میں چور
سرخوشِ جامِ ولا میں ہوں تو ہے مستِ غرور دل کے ساغر میں لبالب ہے یہ صہبائے طہور
خون کی طرح رگ و پے میں ہے الفت ان کی
جسم میں ہے عوضِ روح محبت ان کی

۶۴

تین دن سے ہے مصیبت میں نبی کا فرزند جاں بلب پیاس سے ہیں شیرِ خدا کے دلبند
بہرہ ور آبِ رواں سے ہیں چرند اور پرند میہمانوں پہ ترے ظلم سے پانی ہے بند
ڈر خدا سے نہ پیمبر سے ہے بے دیں تجھ کو
حاملِ عرش بریں کرتے ہیں نفریں تجھ کو

۶۵

لے میں جاتا ہوں سوئے لشکرِ شاہِ زیجاہ دل میں ہے ولولۂ شوقِ قدمبوسئ شاہ
اور کچھ تیرا ارادہ ہو تو آ بسم اللہ فوج سے کہہ دے کہ استادہ ہو آ کر سرِ راہ
دیکھ لے تو بھی کہ یوں مرد وغا کرتے ہیں
اس طرح حقِ شجاعت کو ادا کرتے ہیں

www.emarsiya.com

۶۶

کہہ کے یہ ٹیک کے تلوار کو اٹھا جرار　　پسرِ سعد نے چاہا کہ بڑھے کچھ تکرار
شمر کو حکم دیا حرِّ جری سے ہشیار　　زندہ دربار سے ہاں جانے نہ پائے زنہار
خدمتِ شاہ میں لاشہ بھی نہ جائے اسکا
کاٹ لے سر کہ قدم بڑھنے نہ پائے اسکا

۶۷

یہ سخن سن کے ہوئی طبع جری کی برہم　　کھینچ لی بیٹے نے اور بھائی نے شمشیر بہم
عبد نے حرِ دلاور سے کہا دے کے قسم　　سر بدخو نہ کریں آپ ابھی تن سے قلم
میں سزا چرب زبانی کی اسے دیتا ہوں
زندہ ظالم کو گرفتار کئے لیتا ہوں

۶۸

سن کے یہ بات شقی کو نہ رہا صبر و قرار　　ہٹ گیا چھوڑ کے مسند کو لعیں آخرِ کار
آگئے بیچ میں اصلاح کو اہلِ دربار　　غل رسالوں میں ہوا چل گئی حر سے تلوار
غدر آپس کی لڑائی کا برا ہوتا ہے
دیکھیے آج اس آشوب میں کیا ہوتا ہے

۶۹

حرؑ سے بھائی نے کہا ہنس کے کہ اے صاحبِ جاہ　　آپ نے کی پسرِ سعد کے چہرہ پہ نگاہ
جان کے خوف سے تھا حال ستمگر کا تباہ　　کیا دبے پاؤں گیا تخت سے اٹھ کر روباہ
یوں کبھی یہ ستم ایجاد نہ بھاگا ہو گا
ایسے نامرد سے اس معرکے میں کیا ہو گا

۷۰

گو کہ تھا مجھ کو بہر حال یہی مدِ نظر　　کاٹ لوں بڑھ کے ابھی تیغ سے مردود کا سر
خیر کیا کیجئے روپوش ہوا بانئ شر　　لیجئے آیئے اب آپ بھی چلئے باہر
پسرِ سعدِ ستمگار پہ لعنت کیجئے
چل کے اب قبلۂ عالم کی زیارت کیجئے

www.emarsiya.com

۷۱ روایت

سن کے یہ خیمہ سے باہر حرِ دیندار آیا　　کانپتا بید صفت غیظ سے جرار آیا
آرزو مندِ لقائے شہِ ابرار آیا　　حسنِ انجام کا خالق سے طلبگار آیا
شوق تھا خالقِ عادل کے ولی کا دل میں
جوش تھا عشقِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا دل میں ۷۲

خادمِ خاص نے حاضر کئے لا کر رہوار　　دونوں بھائی ہوئے گردان کے دامن کو سوار
ہٹ کے گھوڑوں پہ چڑھا حرِ جری کا دلدار　　تھے عیاں چہرے سے والانسبی کے آثار
آب زہروں کو کئے دیتی تھی صورت اُن کی
دنگ تھا ترکِ فلک دیکھ کے شوکت اُن کی ۷۳

چڑھ کے گھوڑے پہ یہ دی حرِّ دلاور نے صدا　　پسرِ سعد سے کہہ دے کوئی پیغام مرا
بھاگنے کی نہ تجھے شرم نہ چھپنے کی حیا　　اولعیں فوج کے گھونگٹ سے نکل سامنے آ
کہہ و مہ ہنستے ہیں ظالم تری دل سردی پر
افسرِ فوج بنا ہے اسی نامردی پر ۷۴

عین غفلت ہے ستمگار تری ہشیاری　　کس نے دی ہے تجھے لشکر کی سپہ سالاری
کیا خبر قاعدۂ جنگ کی تجھ کو ناری　　عمر بھر تو نے پڑھا ہے سبقِ عیاری
بے حمیت ہے دَغا پیشہ ہے کیاد ہے تو
مکر میں، زور میں شیطان کا استاد ہے تو ۷۵

جنگ کا دل میں ہو ارمان اگر او غدار　　اور میں چند نفس روکے ہوئے ہوں رہوار
دیکھ لے بھیج کے دس بیس رسالے اکبار　　گھر کے یوں لڑتے ہیں میدان میں جو ہیں جرار
برچھیاں کھا کے بھی گھوڑوں پہ سنبھل جاتے ہیں
شیر یوں فوج کے نرغہ سے نکل جاتے ہیں

www.emarsiya.com

۷۶

میں بھی موجود ہوں لشکر بھی ہے موجود ترا   آئے میدان میں آنا ہو جسے بہرِ وغا
میں کیے دیتا ہوں ایک ایک کو دے دے کے صدا   پھر یہ کہنے کو نہ ہو حرِ جری بھاگ گیا
دب کے اعدا سے رہیں یہ نہیں جادہ اپنا
مرد وہ ہے جو بیاں کر دے ارادہ اپنا ۷۷

جب کسی نے نہ دیا حرؑ دلاور کو جواب   عرض کی خالقِ کونین سے باچشمِ پُرآب
تجھ کو معلوم ہے دو دن سے ہوں میں بے خور و خواب   شوقِ پابوسیٔ شبیرؑ میں دل ہے بیتاب
ہوسِ مال نہ خواہش زر و دینار کی ہے
آرزو دل میں ترے دوست کے دیدار کی ہے ۷۸

تو ہے آگاہ کہ اس دن کی نہ تھی مجھ کو خبر   یہ نہ تھا علم کہ دشمن شہِ دیں کا ہے عمر
میں یہ سمجھا تھا کہ ہیں کوفہ کے عازم سرور   بس یہی امر بنِ سعد کو ہے مدِ نظر
کہ رہِ راست نہ بندوں کو دکھانے پائیں
کوفہ میں قبلۂ کونین نہ آنے پائیں ۷۹

آہ اس کا تو سرِ مو بھی نہ تھا وہم و گماں   قول سے اپنے بدل جائیں گے سب پیر و جواں
جس کو خط لکھ کے بلائیں گے کریں گے مہماں   اُس کے ہو جائیں گے بے جرم و خطا دشمنِ جاں
یوں درِ امن و اماں بند کریں گے اُس پر
تین دن آبِ رواں بند کریں گے اُس پر ۸۰

پسرِ سعد کے کہنے پہ کیا میں نے عمل   حیف کیا قوتِ ادراک ہوئی تھی مختل
میرے باعث سے پڑا راحتِ سرور میں خلل   پھول زہرا کا کہاں اور کہاں یہ جنگل
دل نہ فرزندِ پیمبر کا ستانا تھا مجھے
گھیر کر شاہ کو اس بن میں نہ لانا تھا مجھے

www.emarsiya.com

۸۱

تو ہے ربِ دو جہاں میں ہوں ظلوم اور جہول   دل کو میرے خبر اس امر کی دے بہرِ بتول
اب اگر جاؤں پئے نصرتِ فرزندِ رسول   تیری درگاہ میں ہو گی مری توبہ مقبول
متفکر ہے ابھی سے دلِ بسمل میرا
بخش دے جرم تو اے خالقِ عادل میرا

۸۲

آئی آواز کہ ہم ہیں تری نیت سے خبیر   صدقِ دل سے ہے تجھے شوقِ لقائے شبیر
معدنِ فیض ہے سرکارِ امامِ دلگیر   غیر ممکن ہے کہ ہو عفو نہ تیری تقصیر
جلد جا جلد کہ واغنچۂ دل ہو جائے
جس خطا کا تجھے دہڑکا ہے بحل ہو جائے

۸۳

لے بڑھا رخش کو محنت کدۂ غم سے نکل   شوق میں گلشنِ جنت کے جہنم سے نکل
فوجِ شبیرؑ میں جا لشکرِ اظلم سے نکل   ملکِ اسلام میں آ کفر کے عالم سے نکل
منتظر ہے اسد اللہ کا پیارا تیرا
اوج اقبال پہ ہے آج ستارا تیرا

۸۴

یہ صدا سن کے دلاور نے اٹھا یا گلگوں   جادۂ شوق پہ کس حسن سے آیا گلگوں
پا گیا عرشِ جلالت کا جو پایا گلگوں   اپنی توقیر پہ پھولا نہ سمایا گلگوں
شور تھا بادِ نسیم آتی ہے گلشن کی طرف
بوئے گل لے کے صبا جاتی ہے گلشن کی طرف

۸۵

تھا ادھر شوقِ ملاقات میں یہ با توقیر   منتظر حر کے تھے اُس سمت شہِ عرش سریر
گھر میں فرماتی تھی فضہ سے یہ شہ کی ہمشیر   دیکھ تو جا کے ہوئی پانی کی کوئی تدبیر
عرض کر بھائی سے غش بچوں کو آب آتے ہیں
پیاس کے صدمہ سے معصوم موئے جاتے ہیں

www.emarsiya.com

۸۶

جان بلب پیاس سے باقر ہے سکینہ ہے نڈھال غیر گہوارہ میں ہے اصغرؑ بے شیر کا حال
خشک بے آب کے ہیں باغِ نبوت کے نہال کس مصیبت میں ہے افسوس پیمبر کی آل
کیا یہی خلق میں دستور ہے مہمانی کے
یاں ہمیں تین شبیں گذری ہیں بن پانی کے

۸۷

کوئی اتنا نہیں دے جا کے عمر کو یہ پیام پیاس کے صدمہ سے بچے ہوئے جاتے ہیں تمام
جان و دل صاحبِ لولاک کے ہیں یہ گلفام رحم کر ان پہ خدا کے لئے او بد انجام
وطن آوارہ ہیں مظلوم ہیں مہ پارے ہیں
جس کی اُمت میں ہے تُو اس کے یہ سب پیارے ہیں

۸۸

کی ہے بالفرض اگر ہم نے لعینوں کی خطا حاکمِ وقت کے مجرم ہیں امامِ دوسرا
ہم پہ لازم ہے ستمگر کو تعدی و جفا دودھ پیتے ہوئے معصوموں کی تقصیر ہے کیا
غور تو دل میں کرے بند ہے پانی کن پر
ظلم کس مذہب و ملت میں روا ہے ان پر

۸۹

ہائے چھڑوا کے جگر بندِ پیمبر سے وطن یک بیک ہوگئی سب کوفہ کی خلقت دشمن
خشک پانی کے نہ ملنے سے ہے زہرا کا چمن دشتِ آفت میں مقید ہیں شہنشاہِ زمن
کمریں ظلم پہ باندھے ہیں ستمگر لاکھوں
تیز ہیں ایک گلے کے لئے خنجر لاکھوں

۹۰

خدمتِ شاہ میں جب حرِؑ دلاور پہنچا اشک آنکھوں سے بہاتا وہ غضنفر پہنچا
ہاتھ رومال سے باندھے ہوئے صفدر پہنچا جان پر کھیل کے وہ عاشقِ سرور پہنچا
اپنی تقصیر کا رہ رہ کے خیال آتا تھا
سرنگوں فرطِ ندامت سے ہوا جاتا تھا

www.emarsiya.com

۹۱

گر کے پھر شاہ کے قدموں پہ یہ بولا دیندار منفعل اپنی خطا پر ہوں میں اے عرشِ وقار
اب بحل کیجئے تقصیر کو بہرِ غفار ہے خطا پوش جہاں میں شہِ دیں کی سرکار
کچھ بھی مجھ سے نہ ہوئی آپ کی خدمت مولاً
۹۲ جو سزا دیجئے ہے عینِ عدالت مولاً

حرؑ کو سینہ سے لگا کر یہ شہِ دیں نے کہا بھائی واللہ مجھے رنج نہیں تجھ سے ذرا
تیرے مداح ہیں جنت میں رسولِ دوسرا شکر کر شکر کہ خورسند ہوا تجھ سے خدا
ہاں گناہوں کا جو دفتر تھا وہ سب چاک ہوا
۹۳ یک قلم نامۂ اعمال ترا پاک ہوا

یہ سخن سن کے گرا پاؤں پہ وہ نیک نہاد عرض کی حر ہوا اب نارِ سقر سے آزاد
یوں مخاطب ہوا پھر بھائی سے وہ اہلِ وداد اشرف الناس ہے واللہ نبی کی اولاد
صاحبِ خلق ہیں سلطانِ امم ہیں مولاً
۹۴ میں نہ کہتا تھا کہ دریائے کرم ہیں مولاً

پھر بصد شوق دلاور نے یہ حضرت سے کہا اب مجھے اذنِ وغا دیجئے اے شاہِ ہدا
روکے شبیر نے فرمایا یہ کیا تو نے کہا دیر آتے نہیں گذری کہ سوئے خلد چلا
وقتِ بد میں کوئی مظلوم سے منہ موڑتا ہے
۹۵ تو بھی پردیس میں اے بھائی ہمیں چھوڑتا ہے

جوڑ کر ہاتھوں کو رویا جو وہ جرار اکبار بولا سینے سے لگا کر یہ نبی کا دلدار
مجھ سے دیکھا نہیں جاتا ترا رونا زنہار یہی مرضی ہے تو اچھا سوئے فردوس سدہار
حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

www.emarsiya.com

۹۶

سخت محجوب ہوا تجھ سے نبی کا جانی   بھائی کچھ مجھ سے تری ہو نہ سکی مہمانی
پیاس سے زرد ہیں بچوں کے رخِ نورانی   ذکر کھانے کا بھلا کیا نہیں ممکن پانی
رنج تا عصر یہ مظلوم سہے گا بھائی
خیر یہ وقت بھی ہم پر نہ رہے گا بھائی ۹۷

لے ذرا سر تو اُٹھا سوئے فلک اے جرار   تا نظر آئے تجھے قدرتِ ربِّ غفار
دیکھا گردوں کی طرف سر جو اٹھا کر اکبار   نظر آنے لگا فردوسِ بریں کا گلزار
دل پکارا کہ جگہ ہے یہ عجب راحت کی
کیا بھلی لگتی ہے آنکھوں کو فزا جنت کی ۹۸

وہ ہوا سرد وہ فردوسِ بریں کا گلزار   وہ چمن پھولے ہوئے وہ تر و تازہ اشجار
شور وہ قمری و طاوس کا وہ صوتِ ہزار   نخل وہ پھولوں کے ہر سو وہ گلوں کے انبار
ٹھنڈی ٹھنڈی جو گلستاں کی ہوا کھاتے تھے
پھول بھی فرطِ مسرت سے کھلے جاتے تھے ۹۹

جن کو دل دیکھ کے تازہ ہو وہ میوے شاداب   بوئے خوش ایسی کہ جو رشک دہِ عطرِ گلاب
تازگی وہ نگہہ گرم کی جن کو نہیں تاب   کس طرح ایسے پھلوں سے نہ ہو پھولوں کو حجاب
جن کے واصف ہیں ملک لائقِ تحسیں ایسے
جن کے مزکور سے لب بند ہوں شیریں ایسے ۱۰۰

کہیں یاقوت کے گھر ہیں کہیں قصرِ مرجاں   کہیں تسنیم کہیں چشمۂ کوثر ہے رواں
کہیں اک شاخ پہ سو بلبلیں ہیں زمزمہ خواں   کہیں گلگشت میں مصروف نگارانِ جناں
پیاری وہ صورتیں دلکش وہ صدائیں اُن کی
وہ کرشمے وہ غضب شوخ ادائیں اُن کی

www.emarsiya.com

۱۰۱

ہے کوئی غیرتِ خورشید کوئی ماہِ تمام دل پسے جاتے ہیں سینوں میں وہ اندازِ خرام
ہیں دہن غنچۂ فردوس تو آنکھیں بادام سلسلے کاکلِ پُر پیچ کے عشاق کو دام
دیکھ کر جن کو کٹے تیغ بھی ابرو ایسے
۱۰۲ حلّی آئینے صدقے کئے زانو ایسے

چوٹیاں اُن کی وہ گوندھی ہوئیں، وہ سروسے قد ہاتھ میں مردمکِ دیدہ کے غمزوں کی سند
آنکھیں وہ دیکھ کے حیراں ہو جسے چشمِ خرد سینے ہیں یا کہ نظر آتے ہیں پھولوں کے سبَد
نظریں تیرسی ہیں موئے مژہ بھالے ہیں
۱۰۳ نیچے اُگلے ہوئے سرمہ کے دُنبالے ہیں

نمکیں حُسن وہ آفت کا وہ بیساختہ پن وہ قیامت کی جوانی وہ غضب کا جو بن
چہرے وہ نور کے وہ چست شلوکے وہ بدن بصد انداز و ادا، چھیڑ کے باہم وہ سخن
کوئی رگ جسم کی، شوخی سے نہیں خالی ہے
۱۰۴ پھرتیاں قہر کی ہیں، چال بھی متوالی ہے

بزمؔ کیوں آج یہ کیا ہے تری طرزِ گفتار یہ طریقہ نہیں اربابِ ادب کا زنہار
کیا غزل کہنے پہ ہے شاعری کا دارو مدار تو ہے ذاکر تجھے زیبا نہیں ایسی رفتار
بس قلم روک کہ یہ رنگ متانت کا نہیں
۱۰۵ مرثیہ ہے کوئی واسوخت امانت کا نہیں

یہ فزا دیکھ کے بیتاب ہوا وہ ذیجاہ چوم کر شہہ کے قدم رن کو چلا غیرتِ ماہ
بھائی پہلو میں پسِ پشت پہ خادم ہمراہ شوکت و جاہ و تہور کی جلو میں تھی سپاہ
دبدبہ دیکھ کے جرار بھی تھراتے تھے
چار ضیغم تھے کہ غصہ میں چلے جاتے تھے

www.emarsiya.com

۱۰۶
شوکتِ حُرِ سرافراز بیاں ہو کیونکر وہ جلالت وہ تہور وہ غضب کے تیور
برمیں چار آئینہ فولاد کا سر پر مغفر دہنے کاندھے پہ تھی شمشیرتو بائیں پہ سپر
غل ہے اعدا میں یہ رتبہ کوئی کب پاتا ہے
۱۰۷ کچھ عجب شان سے مہمانِ حسینؑ آتا ہے

رن میں جب بہرِ وغا حُرِ دلاور آیا غُل ہوا ناصرِ دلبندِ پیمبر آیا
کچھ عجب شان سے غازی سوئے لشکر آیا فرطِ ہیبت سے دم اعدا کا لبوں پر آیا
رن میں ہر پیرو جواں خوف سے تھراتا تھا
۱۰۸ دیکھ کر رفعتِ حرؑ چرخ دبا جاتا تھا

دشتِ جنگاہ میں پہنچا جو حرؑ عالیجاہ عبد و فرزند و برادر سے کہا بسم اللہ
کھینچ لو تیغیں کرو درہم و برہم یہ سپاہ یہ سخن سنتے ہی جھپٹے سوئے لشکر وہ ماہ
ایک ہی حملہ میں جراروں کے دم گھٹنے لگے
۱۰۹ چار سو دشت میں فوّارۂ خوں چھٹنے لگے

پیدلوں پر کبھی آئے کبھی اسواروں پر تیر کی طرح سے جاتے تھے کمانداروں پر
ہر طرف ٹوٹتے تھے قہر ستمگاروں پر دارِ دنیا میں عجب وقت تھا غداروں پر
نظر آتے تھے ہر اک حملہ میں بے سر لاکھوں
۱۱۰ ٹھوکریں کھاتے ہوئے پھرتے تھے مغفر لاکھوں

ناگہاں آئے پسِ پشت سے چھپ کر مکار تیر برسانے لگے غازیوں پر ناہنجار
نیزہ داروں نے بھی بڑھ بڑھ کے کئے قہر کے وار ہو کے مجروح گرے گھوڑوں سے وہ عرش وقار
خون میں ڈوب کے جنت میں دلاور پہنچے
سر خرو پیشِ خدا غازی و صفدر پہنچے

www.emarsiya.com

۱۱۱

داخلِ باغِ جناں جب ہوئے وہ ماہِ منیر   جھک گیا شکر کے سجدے کو حرؔ با توقیر
پھر بصد شوقِ وغا میان سے کھینچی شمشیر   سن کے اشعارِ رجز دنگ ہوئی فوجِ شریر
رکن بیتوں کے نہ تھے بحرِ بلاغت تھے وہ
لفظ تھے یا گہرِ سلکِ فصاحت تھے وہ ۱۱۲

جن کو تھا زعمِ فصاحت وہ ہوئے سب ہک دک   ہو گیا سحر بیانوں کو بھی اعجاز کا شک
متحیر صفتِ آئینہ تھے جن و ملک   تھے دلوں کیلئے الفاظ سہ پہلو نا وک
فصحا وجد میں تھے سن کے بیانِ غازی
ذوالفقارِ شہِ مرداں تھی زبانِ غازی ۱۱۳

کھول پھر میکدۂ فتح کا در اے ساقی   دے کوئی جام مجھے دیر نہ کر اے ساقی
تیرا ممنون ہے ہر جن و بشر اے ساقی   اس طرف بھی ہو عنایت کی نظر اے ساقی
آگ بھڑکی ہوئی ہے دل میں کئی راتوں سے
ہاں پلا جام کوئی ناز بھرے ہاتھوں سے ۱۱۴

لو چلی تیغ بڑھا ناصرِ سلطانِ انام   لو ہوا حشر دلاور نے علم کی صمصام
لو ہوئی پھر متفرق سپہِ کوفہ و شام   لو چلا پھر طرفِ نار ہر اک بد انجام
فوج پسپا ہوئی جراروں کے جی چھوٹ گئے
ہو گئیں دم میں صفیں صاف پرے ٹوٹ گئے ۱۱۵

دامِ آہن میں گرفتار زرہ پوش ہوئے   سوکھ کر خار کی مانند تن و توش ہوئے
فرد جو چرب زبانی میں تھے خاموش ہوئے   بارِ سر جسم سے اترا تو سبکدوش ہوئے
دشت سے قعرِ جہنم میں ستمگار گئے
جن کو دینار کی حسرت تھی سوئے نار گئے

www.emarsiya.com

116

قہرِ معبود تھا یا حرِ جری کی صمصام   بید کی طرح لرزتے تھے سلحشور تمام
نظر آتا تھا چراغِ سحری لشکرِ شام   پاوں پکڑے تھی زمیں، بھاگتے کیا بدانجام
خاک بھی اڑتی نہ تھی خوف یہ تھا صحرا کو
بیڑیاں بن گئیں پاوں کی رگیں اعدا کو 117

صورتِ مارجو بل آئے تھے بل کھائے ہوئے   بھاگتے پھرتے تھے سہمے ہوئے گھبرائے ہوئے
پھٹ گئے بادلوں کے ابرِ سیہ چھائے ہوئے   قدراندوزوں کے جاتے تھے حواس آئے ہوئے
جو کماندار تھے وہ خوف سے تھراتے تھے
منہ کو کھولے ہوئے سوفار بھی چلاتے تھے 118

ناگ بن جاتے تھے بل کھا کے جو گیسو حُر کے   سامنے آتی نہ تھی فوجِ سیہ رو حُر کے
تاب کیا، ہو جو مقابل کوئی بدخو حُر کے   ذوالفقارِ اسد اللہ تھے ابرو حُر کے
غل تھا رن ایسا زمانے میں کہاں پڑتا ہے
یہ جری مالکِ اشتر کی طرح لڑتا ہے 119

کہیں چار آئینہ توڑا کہیں بکتر توڑا   کہیں ٹکڑے ہوئیں ڈھالیں کہیں مغفر توڑا
کہیں نقارۂ افواجِ ستمگر توڑا   کہیں ناوک کہیں نیزہ کہیں خنجر توڑا
دم میں عاری کیا تیغوں کو سنانیں کاٹیں
ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تیروں کی کمانیں کاٹیں 120

جو بڑھا جوشِ وغا میں وہ پلٹ کر بھاگا   منہ پہ چڑھنا تو کہاں خوف سے ہٹ کر بھاگا
رن سے ہر مرکب و راکب بھی الٹ کر بھاگا   متصل شیر کے جو آیا، جھپٹ کر بھاگا
فوج کو امن کا گوشہ نہ کہیں ملتا تھا
کوہ تھرا رہے تھے دشتِ وغا ہلتا تھا

www.emarsiya.com

۱۲۱

تیغیں ہوتی تھیں قلم دشت میں بھالوں کی طرح پھول ڈھالوں کے نظر آتے تھے چھالوں کی طرح
نخلِ قد کٹ رہے تھے تازہ نہالوں کی طرح چھپتے پھرتے تھے لعیں ڈر سے شغالوں کی طرح
ایک کو تاب نہ تھی سینکڑوں بد ذاتوں میں
۱۲۲ بازؤں میں تھی نہ طاقت نہ سکت ہاتھوں میں

رن میں وہ اسپِ صبا دم کا تگاپو کرنا دُم چنور کر کے وہ ہر بار طرارے بھرنا
ہر قدم پر وہ قدم ناز و ادا سے دھرنا متحیر تھے اسے دیکھ کے پیر و برنا
کلک بھی اس کی روانی جو رقم کرتا ہے
۱۲۳ سر خجالت سے ہر اک مرتبہ خم کرتا ہے

ہوں خجل باغ کے طاوس اگر بن کے چلے پیارا معشوق ہو معلوم جو یہ تن کے چلے
دیکھ کر چال چھری قلب پہ دشمن کے چلے رنگ واقف نہ ہو یوں سبزہ پہ گلشن کے چلے
نقرئی ساز ہے یا کاہکشاں ہے دیکھو
۱۲۴ تختِ طاوس صبا لے کے رواں ہے دیکھو

دی صدا شاہ نے اے شیرِ وغا کیا کہنا یوں ہی لڑتے ہیں سب اربابِ وفا کیا کہنا
حشر ہے لشکرِ اعدا میں بپا کیا کہنا خوب دی آئینۂ دیں کو جلا کیا کہنا
دھیان ہوتا تجھے کیونکر کسی اندیشے کا
۱۲۵ تو بھی اک شیر ہے اے دوست اسی بیشے کا

کیا شرف الفتِ اللہ و پیمبر سے ملا مژدۂ فضلِ خدا حضرتِ شبّر سے ملا
سیر کو باغِ جناں حیدرِؓ صفدر سے ملا خلعتِ عفو تجھے خالقِ اکبر سے ملا
اور کیا اس سے زیادہ تری عزت ہو گی
آج تیری چمنِ خلد میں دعوت ہو گی

www.emarsiya.com

١٢٦

جھک گیا شاہ کے مجرے کو جو وہ نیک انجام   ناگہاں تیروں کو سر کرنے لگے ساکنِ شام
چار جانب سے چلے نیزہ و گرز و صمصام   ہو گیا زخموں سے غربال بدن حر کا تمام
اقتلو کا ہوا غل فوج کے اسواروں میں
گھر گیا شاہ کا مہمان ستمگاروں میں ١٢٧

چور زخموں سے ہوا عاشقِ رب ہائے غضب   پیرہن ڈوب گیا خون میں سب ہائے غضب
دلِ مغموم پہ یہ رنج و تعب ہائے غضب   خلد میں روتے ہیں سلطانِ عرب ہائے غضب
کھا کے غش خاک پہ گھوڑے سے جو جرار گرا
غل ہوا ناصرِ شاہنشہِ ابرار گرا ١٢٨

گر کے گھوڑے سے یہ مولا کو صدا دی اک بار   آیئے جلد کہ خادم ہوا آقا پہ نثار
شکر صد شکر ہوا فدیۂ راہِ غفار   اب یہ حسرت ہے کہ دیکھوں شہِ دیں کا دیدار
یہ سخن سنتے ہی فرزندِ پیمبر تڑپا
جسم سب سرد ہوا' یہ دلِ مضطر تڑپا ١٢٩

خاک اڑاتے ہوئے میداں کو چلے شاہِ انام   ساتھ تھے اشک فشاں یاور و انصار تمام
یہی نوحہ تھا کہ جاتا رہا دل کا آرام   چھٹ گیا مجھ سے مرا دوست مرا ماہِ تمام
کیا خبر تھی کہ غمِ ہجر یہ دے گا مجھ کو
دوست ایسا نہ ملا ہے نہ ملے گا مجھ کو ١٣٠

جس جگہ نزع کی حالت میں تھا وہ شیرِ وغا   پہنچا روتا ہوا واں دلبرِ محبوبِ خدا
بیٹھ کر حر کے سرہانے یہ شہِ دیں نے کہا   کچھ تو اے دوست بیاں مجھ سے کر احوال اپنا
جاں بلب جانِ رسول ثقلین آیا ہے
آنکھ تو کھول برادر' کہ حسینؑ آیا ہے

www.emarsiya.com

۱۳۱

سن کے آواز کو چونکا حرِ جرار اکبار　　عرض کی آپ کی اس بندہ نوازی کے نثار
آپ کے صدقہ میں اے بادشہِ عرش وقار　　حق نے بخشا مجھے فردوسِ بریں کا گلزار
کچھ عجب طرح کے حاصل ہیں نظارے مجھ کو
۱۳۲ حوریں کرتی ہیں دریچوں سے اشارے مجھ کو

کہہ رہا تھا یہ ابھی شاہِ امم سے جرار　　ناگہاں موت کے ظاہر ہوئے رخ پر آثار
ہچکیاں لے کے گیا سوئے ارم وہ دیندار　　پیٹ کر سینہ و سر روئے امامِ ابرار
مومنو روو کہ سلطانِ ہدا روتے ہیں
۱۳۳ شہ کے مہمان کو محبوبِ خدا روتے ہیں

یہ ہے اے مومنو اب خاک اڑانے کا مقام　　ذبح دو روز کے پیاسے جو ہوئے شاہِ انام
پاس اکبرؑ تھے نہ عباس نہ یاور نہ غلام　　سم وہ گھوڑوں کے وہ مجروح تنِ پاکِ امام
خود گئے لاش کو مہمان کی لانے کے لئے
۱۳۴ کون تھا لاشۂ شبیر اُٹھانے کے لئے

دھوپ وہ جیٹھ کی وہ قہر کی گرمی وہ ہوا　　اربعیں تک نہ ہوئے دفن شہِ ہر دو سرا
بزمؔ بس اور نہ لکھ حالِ غریب الغربا　　دلِ بیتاب ہے اب سینہ میں ٹکڑے ہوتا
جس کا مرہم ہو جہاں میں یہ وہ ناسور نہیں
جسم سے جان نکل جائے تو کچھ دور نہیں

www.emarsiya.com